میں نے یہ عزم کرلیا تھا کہ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا کہ میں غزوہ سے بھی پیچھے رہ گیا اور پھر اللہ کے رسول سے جھوٹ بھی بولوں۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے میری طرف سے منہ پھیرلیا۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ مجھ سے کیوں منہ پھیرتے ہیں۔ خدا کی قسم نہ میں منافق ہوں، نہ مجھے کوئی شک لاحق ہوا ہے اور نہ میں دین اسلام سے پھرا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر پیچھے کیوں رہ گئے؟ میں نے عرض کیا کہ میں اگر کسی دنیادار کے سامنے بیٹھا ہوتا تو باتیں بنا کر اس کے غصہ سے نکل جاتا۔ لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں، اگر آج میں نے جھوٹ بول کر آپ کو راضی بھی کرلیا تو ممکن ہے کہ کل کو خدائے تعالیٰ آپ کو مجھ سے پھر ناراض کردے اور اگر میں سچ بولوں جس سے آپ فوری طور پر ناراض بھی ہوجائیں تو مجھے اللہ کے فضل سے امید ہے کہ وہ مجھے معاف فرمادے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے پاس کوئی عذر نہیں تھا۔ میں قصوروار ہوں۔ آپ نے ان کے بیان کی تصدیق کی اور فرمایا کہ اچھا اب چلے جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے۔ اس طرح مرارۃ بن ربیع اور ہلال بن امیہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے اپنے قصور کا اعتراف کرلیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں حضرات کے مقاطعہ اور ترک تعلقات کا حکم پچاس دن کے لئے نافذ فرمادیا کہ اتنے دن تک کوئی شخص ان تینوں آدمیوں سے بات تک نہ کرے۔ چنانچہ سب لوگوں نے ان حضرات سے سلام وکلام منقطع کردیا۔ بالآخر پچاس دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان لوگوں کی توبہ قبول کرنے کا اعلان فرمایا۔ اور ان حضرات کا مقاطعہ ختم کردیا گیا۔ ان چند واقعات کے ذکر کرنے سے مقصد یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عزم وارادہ بھی کرلیا، انتہائی نامساعد حالات اور اندرونی مخالفین کی سازشوں اور بیرونی دشمنوں کے حملوں کے باوجود آپ کے اس عزم واستقلال میں کبھی سرمو فرق نہیں آیا۔

☆......☆......☆

کتاب کی شان

دلربا و دلکش ودلدارو دلبر ہے کتاب
جانفروز وجاں نواز وروح پرور ہے کتاب

فیض بخش ومہربان ولطف گستر ہے کتاب
وجہ تسکین دل پُر درد ومضطر ہے کتاب

روح کو کندن بنادیتی ہے علم وفضل سے
قدر دانوں کے لیے کبریتِ احمر ہے کتاب

ہوش والو! تم کو حرزِ جاں بنانا چاہیے
علم وفہم، عقل ودانائی کا دفتر ہے کتاب

مست ہوکر جھومتے ہیں طالبانِ معرفت
بادۂ اسرار کا لبریز ساغر ہے کتاب